اِنَّ الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فی پرچہ ۱ ؍
جلد ۳ | ۴ امان ۱۳۲۸ ھش | ۳ جمادی الاول ۱۳۶۸ ھ | ۴ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۵۲

پاکستان میں خوراک کی حالت نہایت خوشگوار ہے

ذخیرہ اندوز اپنا غلہ منڈیوں میں بھیجنے پر مجبور ہو گئے ہیں — بعض علاقوں میں غلہ کی قیمتیں کنٹرول سے بھی گر گئی ہیں

کراچی ۳ مارچ آج تیسرے پہر پاکستان پارلیمنٹ میں میزانیہ پر عام بحث ہوگی۔ جسمیں تقریر کرتے ہوئے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے کہا کہ ملک کی خوراک کی حالت مشکلات کے دور سے نکل کر حد اعتدال پر پہنچ گئی ہے۔ پچھلے دنوں کی خوراک میں خطرے کا اظہار کیا گیا تھا۔ حکومت نے سرتوڑ کوشش کر کے صرف اس پر قابو ہی نہیں پایا بلکہ ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ کہ وہ ذخیرہ اندوز جو ناجائز منافع بازی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ کنٹرول سے کم قیمت پر اناج بیچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور منڈیوں میں اس کثرت سے اناج آ گیا ہے کہ خوراک کی کسی قسم کی تکلیف نہیں رہی۔

مغربی پاکستان میں نئی فصل نکلنے پر اناج کی حالت اور بھی خوشگوار ہو جائیگی۔ اور جہاں تک مشرقی پاکستان کا تعلق ہے۔ وہاں سردست ایک لاکھ ٹن اناج بھیجا جا رہا ہے۔ اور نئی فصل کے موقع پر مزید ۵۰ ہزار ٹن بھیجا جائے گا۔

بیگم اکرام اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کی علمی ترقی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی جو رقم رکھی گئی ہے۔ وہ حکومت کا نہایت مستحسن اقدام ہے لیکن یہ رقم ناکافی ہے۔ اس میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

میاں افتخار الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تمام بڑی صنعتوں کو قومی ملکیت بنانا چاہیئے ایسا نہ ہونے کی وجہ سے لوگ روپیہ لگانے سے ہچکچاتے ہیں۔

برما دولت مشترکہ میں شریک نہیں ہوگا۔

رنگون ۲ مارچ - حکومت برما کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت برما دولت مشترکہ میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اگر ایسا اقدام کیا گیا۔ تو وہ برما کی مشکلات میں اور اضافہ کر دے گا۔

ہند و پاکستان میں خوشگوار تعلقات کی ضرورت

کراچی ۳ مارچ حکومت پاکستان نے اخبارات اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کیلئے مناسب فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

کمیونسٹوں نے صلح کی شرائط مان لیں

نانکن ۳ مارچ - چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر سنفو نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ کمیونسٹوں نے نیشنلسٹ حکومت کیساتھ صلح کرنا منظور کر لیا ہے۔ یہ صلح برابری کے اصول کے ماتحت ہوگی جو سرکاری وفد اس کام پر متعین کیا گیا ہے وہ ہرگز گر کر صلح نہیں کریگا۔

مظفر گڑھ کے عوام کیطرف سے ایک لاکھ کی تھیلی

مظفر گڑھ ۳ مارچ۔ مظفر گڑھ کے عوام نے گورنر مغربی پنجاب سر فرانسیس موڈی کو ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی کشمیر ریلیف فنڈ کیلئے پیش کی ہے۔

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی قرارداد

سیالکوٹ ۳ مارچ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں کشمیر کمشن اور اس کی وساطت سے اقوام متحدہ کو یقین دلایا ہے کہ کانفرنس کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کی ہر کوشش کا دلی خیر مقدم کریگی۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی اعانت کرے گی۔ انہوں نے اپیل کی کہ ناظم ایسا شخص مقرر ہونا چاہیئے جو بالکل غیر جانبدار ہو۔

کراچی ۳ مارچ - آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ آج لندن روانہ ہو گئے۔ انہوں نے مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے انڈونیشیا اور برما کے متعلق گفتگو کی

پروفیسر ہمایوں کبیر کی نامزدگی

نئی دہلی ۳ مارچ حکومت ہند نے پروفیسر ہمایوں کبیر کو ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک تعلیم کی مرکزی مشاورتی بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے (رائٹر)

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ماہ امان - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں کی درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

محترم نواب عبد اللہ خاں صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

محترم نواب صاحب کی طبیعت رات ایک بجے تک بے چین رہی اس کے بعد اچھی نیند آ گئی۔ آج صبح سے دوپہر تک بے چینی اور گھبراہٹ رہی۔ دل کی حالت میں جو پیچیدگی پرسوں پیدا ہوئی تھی۔ وہ خدا تعالے کے فضل سے بہت حد تک ٹھیک ہو گئی ہے۔ مگر کچھ کمزوری باقی ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

بحر الکاہل کے معاہدہ میں پاکستان اور ہندوستان کی شمولیت

نیویارک ۳ مارچ یہ دیکھتے ہوئے کہ بحر ہند اور کاہل کا ایک علاقائی معاہدہ عملی سیاسیات میں داخل ہو رہا ہے۔ اخبار "کرسچن سائنس مانیٹر" کے آسٹریلوی نیوز بیورو کا ناظم سڈنی سے رقمطراز ہے کہ ابتداً اس میں پاکستان۔ ہندوستان۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور لنکا شامل ہونگے۔ بعض دور بین لوگوں نے اس کے متعلق یہ امید لگائی ہے کہ اس کی وجہ سے جنوبی کرہ کے افکار پر اوقیانوس کی سیاسی ترقیوں کا اثر پڑیگا ایک باضابطہ دستاویز کی شکل میں ایک ایشیائی معاہدہ کب تک ظاہر ہوگا اس کے متعلق نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ یہ ایک رات میں نہیں ہو جائیگا اور یقیناً اس سے قبل نہیں ہوگا۔ جب تک کہ تمام فریق اس کی طویل عرصہ کی پیچیدگیوں اور ذمہ داریوں کا وزن نہ کر لیں۔ یہ معاہدہ مغرب و مشرق سفید اور سیاہ، قوموں کو ایک آزاد خود مختار قوموں کے گروہ میں منسلک کر دیگا اور ان کا ایک دوسرے پر اہم اعتماد قائم ہو جائیگا۔ (اسٹار)

ہندو پاکستان میں ریل کا سلسلہ

نئی دہلی ۳ مارچ ہز ایکسی لنسی مسٹر محمد اسماعیل ہائی کمشنر پاکستان مقیم ہندوستان کا بیان ہے کہ بعض اخبارات نے ہندوستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ریل کا سلسلہ بحال کرنے سے متعلق غلط بیانات کو ان کے نام معنون کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں جو کچھ کہا تھا۔ اسکی حیثیت درحقیقت ایک عام بیان کی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ پاکستانی ریلوں پر سفر کرنے والے مسافروں کی پوری حفاظت کی جاتی رہی ہے۔ اور کی جاتی رہیگی۔ کیونکہ ایسا تحفظ مملکت میں امن و امان برقرار رکھنے کا ایک جزو ہے ریلوں کا سلسلہ جاری کرنے کے متعلق آپ نے یہ اشارہ کیا تھا کہ اس معاملہ کا تصفیہ دونوں حکومتوں کے ٹیکنیکل مشیروں کے ذمہ ہے۔ اور وہ اس قسم کے تصفیہ کے متعلق قطعی طور پر مزید کچھ لکھنے سے قاصر ہیں۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا
ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ملک کے معاشی حالات کے پیش نظر پاکستان کا بجٹ نہایت ہی حوصلہ افزا ہے

زراعت کے موجودہ سسٹم کے لئے مرکز کی راہنمائی بڑی ضروری ہے

لاہور ۳ مارچ۔ حکومت پاکستان کے سال آئندہ کے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو کے دوران پنجاب یونیورسٹی کے اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر نے کہا پاکستان کا تازہ ترین بجٹ ملک کی معاشی واقتصادی حالات کے پیش نظر نہایت ہی حوصلہ افزا ہے۔ میں پاکستان کے وزیر خزانہ کو سال گزشتہ کی طرح ایک کامیاب اور فاضلہ بجٹ بنانے کے سلسلہ میں مستحق مبارکباد خیال کرتا ہوں

آپ نے کہا اس بجٹ میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں عوام کی روزمرہ کی ضروری اشیاء پر ٹیکس کم کر کے صرف ان اشیاء پر بڑھایا گیا ہے۔ جو صرف تفریحی ہیں۔ اور جن سے اوسط درجے کے لوگوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا ہندوستان کی طرح ہم نے بھی دفاع ہی پر سب سے زیادہ خرچ کیا ہے۔ اور میرے خیال میں ہندوستان کے وسیع ذرائع کے مقابلہ میں پاکستان کا اپنے استحکام کے لئے اس قدر قربانی کرنا یقیناً ملک کی بہتری کے لئے بہترین اقدام ہے۔ نیز دونوں ملکوں کا دفاعی لحاظ سے مستحکم ہوجانا باہمی تعلقات کی خوشگواری ہی کا باعث ثابت ہوگا۔

آپ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ فاضلہ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے جو نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں ذرائع ٹیکس بہت کم ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارا ملک جلد از جلد صنعتی معاملات میں ترقی کی راہوں پر گامزن ہو۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا زراعت پاکستان کے عوام کا سب سے بڑا ذریعہ معاش ہے۔ اسے صوبائی حکومتوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا قرین مصلحت نہیں ضروری ہے۔ کہ مرکز اس معاملے میں صوبوں کی خاص طور پر راہنمائی کرے۔ اور زراعت کے موجودہ سسٹم میں جو آمرانہ خامیاں ہیں وہ مفقود ہو جائیں۔

انٹرویو کے آخر میں آپ نے فرمایا خرچ کو کم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صوبوں کے انتظامیہ اور قانون سازی کے بعض اداروں کو ایک کر کے مرکز ہی کے ماتحت کر دیا جائے۔ تاکہ ایک ہی مرکز پر بیٹھ کر سارے مغربی پاکستان کی نگرانی ہو سکے

(نامہ نگار خصوصی)

بلوچستان میں مسلم لیگ ہی واحد نمائندہ جماعت ہے

قبائلی فیڈریشن پر قاضی عیسیٰ کی نکتہ چینی

کراچی ۳ مارچ۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد عیسیٰ نے بلوچستان میں ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام پر اظہار افسوس کیا ہے۔ انہوں نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ "نواب محمد خان جوگیزئی کی سرکردگی میں بلوچستانی قبائل کی فیڈریشن کے نام سے ایک نئی سیاسی پارٹی کی تشکیل بہت دلچسپ ہے۔ ۲ ماہ قبل نواب صاحب نے اعلان کیا تھا کہ بلوچستان میں مسلم لیگ ہی واحد سیاسی جماعت ہے۔ اب وہ ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اس کے بعد سے کوئی ایسی بات وقوع پذیر نہیں ہوئی ہے کہ لیگ کو اسکی نمائندہ حیثیت سے محروم کر دیا جائے۔ جو چیز سب سے زیادہ پرلطف ہے۔ وہ ان کا یہ بیان ہے کہ فیڈریشن بلوچستان کے ۹۰ فی صدی باشندوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ فیڈریشن کو وجود میں آنے سے قبل ہی ایسی نمائندہ حیثیت کس طرح حاصل ہو گئی بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید کہا" مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ نواب صاحب اپنے عزم کی مضبوطی کا مظاہرہ کریں گے اور اپنی نام نہاد پارٹی کے حامی رہیں گے اور اپنے معمول کے مطابق بعد میں معذرت خواہی کر کے اس سے الگ نہ ہوں گے۔

آپ نے مزید فرمایا اب قبائل اور قبائلی علاقہ کے متعلق باتیں کرنا کچھ بعد از وقت ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس قسم کا کوئی علاقہ بلوچستان میں موجود نہیں ہے اور حکومت نے بھی اس چیز کا کئی بار اظہار کر دیا ہے۔ (اسٹار)

جماعت احمدیہ کی ۳۰ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شوریٰ ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت

پولینڈ کا تجارتی وفد کراچی آرہا ہے

کراچی ۳ مارچ۔ ایک پولستانی تجارتی وفد جو سات ارکان پر مشتمل ہے اور جس کے رئیس محکمہ تجارات حکومت پولینڈ کے افسر اعلےٰ مسٹر نوئیکی ہیں ۳ مارچ کو بی، او، اے، سی کے ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن سے روانہ ہوگا۔ توقع ہے کہ یہ وفد جمعرات کی شام یا جمعہ کی صبح کو کراچی پہنچ جائے گا

مسز سروجنی نائیڈو کی وفات پر چوہدری خلیق الزماں کا اظہار افسوس

کراچی ۳ مارچ۔ کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے گورنر یوپی مسز سروجنی نائیڈو کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا یہ خبر انتہائی ملال انگیز ہے۔ مسز سروجنی نائیڈو کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا پُر ہونا بہت دشوار نظر آتا ہے۔ وہ نہایت بلند صلاحیتوں کی مالک اور عالمگیر شہرت رکھنے والی شاعرہ تھیں۔ ہندوستان بالعموم اور یوپی کا صوبہ بالخصوص ایک ایسے سیاستدان کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے کہ جس کے اثر اور مجلسی و ثقافتی ہمدردیوں نے اسے صوبے بھر کے عوام میں ہر دلعزیزی کا شرف عطا کر رکھا تھا۔ انتہائی شورش کے دنوں میں بھی وہ بلا لحاظ مذہب وملت عوام کی خدمت میں مصروف رہیں۔ میں انہیں تیس سال سے جانتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تنگ نظر اور فرقہ وارانہ خیالات سے بالکل پاک تھیں اور جہاں کہیں بھی انہیں اخلاقی اور ثقافتی خوبیاں نظر آتی تھیں۔ وہ ان کی تعریف کئے بغیر نہ رہتی تھیں۔ میں اس صدمہ عظیم میں ان کے افراد خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ (اسٹار)

مصنوعی ایٹم بم کے حملہ سے تباہ ہونے والے جہاز

نیویارک ۳ مارچ۔ کل امریکہ کے اوقیانوسی بیڑہ پر جو اس وقت بحر اوقیانوس میں مشق کر رہا ہے ایٹم بم کا مصنوعی حملہ کیا گیا۔ اس کی وجہ سے ایک طیارہ بردار جہاز اور ایک تباہ کن جہاز کو تباہ شدہ متصور کر لیا گیا۔

حملہ آور جہاز ایک "بم" لیکر بیڑہ کے پاس پہونچا۔ غالباً اسے نگران جہازوں نے بروقت نہیں دیکھا جو اسے روکا جا سکتا۔ چنانچہ اس نے ۲۱ ہزار فٹ کی بلندی سے اس پر بم گرا دیا۔ اس کے ساتھ دو اور طیارہ بردار اور ۷ تباہ کن جہاز تھے (اسٹار)

نئی دہلی ۳ مارچ۔ اس وقت نئی دہلی میں یہ خبر گرم ہے کہ دہلی کے مہاسبھائی اخبار ہندوستان ٹائمز کے ایڈیٹر اور مسٹر گاندھی کے لڑکے مسٹر دیوداس گاندھی کو ماسکو میں مسز پنڈت کی جگہ ہند کا سفیر مقرر کیا جائے گا۔

باہمی مذاکرات کے لئے انڈونیشیا کے جمہوریت پسندوں کی شرائط

نئی دہلی ۳ مارچ انڈونیشی دفتر اطلاعات نے ایک بیان میں ان شرائط کا اعلان کیا ہے کہ جن کی بنیاد پر ان کے نقطۂ نگاہ کے مطابق اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کو مذاکرات شروع کرنے چاہئیں بیان میں کہا گیا ہے کہ جمہوریت پسندوں نے لنگا ڈ جاتی اور رینویل کے معاہدوں کے وقت بڑی فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے ولندیزیوں کو بہت سی مراعات دیدی تھیں اور ثالثی کی شرط بھی منظور کر لی تھی۔ لیکن باوجود ان مراعات کے ولندیزیوں نے اصل معاہدے سے عمداً انحراف اختیار کیا اور وہ طے شدہ شرائط کی صریحاً خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے۔ اندریں صورت اب انڈونیشی لیڈر کوئی ایسی تجویز قطعاً منظور نہ کریں گے جس کی رو سے جمہوری حاکمیت پر اثر پڑتا ہو یا اسکے چھینے ہوئے علاقوں کی واپسی کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے گا۔ اندیشہ ہو۔ بیان میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ چھینے ہوئے علاقوں میں وہ تمام علاقے بھی شامل ہیں۔ جن پر مذکورہ بالا دونوں معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ولندیزیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ (اسٹار)

کشمیر ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ روپے کی تھیلی

لاہور ۴ مارچ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر کے حالیہ دورہ مظفر گڑھ میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے صاحب موصوف کی خدمت میں ضلع مظفر گڑھ کے عوام کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی کشمیر ریلیف فنڈ کے سلسلہ میں پیش کی۔

اٹلی کا تجارتی وفد مشرقی پاکستان جائے گا

کراچی ۳ مارچ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کا تجارتی وفد جو اس وقت ہندوستان میں ہے۔ ۱۰ مارچ کو مشرقی پاکستان جائے گا۔ اور وہاں کے تجارتی اور صنعتی حالات کا مطالعہ کرے گا۔ مشن کے اسی ماہ واپس کراچی پہنچ جانے کی توقع ہے۔ اسٹار

روزنامہ الفضل
۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء

تاریخ احمدیت کے چند نقوش

"الفضل" میں ہم نے کسی گزشتہ اشاعت میں مجلس احرار اسلام کے پیش رووں کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ہوسکتا ہے۔ کہ ان کی ذہنیت میں تبدیلی ہوجائے۔ اگرچہ معاصر آزاد کے "ایکے از ادارۂ تحریر" صاحب سرتاپا وہی ہیں جو پہلے تھے۔ لیکن ناظرین کو حیرت ہوگی کہ ہم نے مندرجہ بالا حسن ظن کا جو اظہار کیا تھا وہ بالکل ہی رائیگاں نہیں گیا۔ ایک اثر جو اگرچہ نہائت ہی خفیف ہے اس موقر مقالہ نگار کے اس مقالہ سے جو "ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے ضرور ظاہر ہوتا ہے آپ نے اپنی عادت مستمرہ کے خلاف ہمیں "مرزائی" کی بجائے "احمدی صاحبان" کے نام سے یاد کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو ایک انچ کا ہزارواں حصہ ہی سہی آپ نے اپنے اخلاق میں ترقی ضرور کی ہے۔ اگرچہ اس کا ہمیں کوئی ذاتی فائدہ نہیں۔ مگر یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اور ہم اس کے لئے معاصر "آزاد" اور ان تمام ہستیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جو اسکی ہستی کی ذمہ دار ہیں۔

اگرچہ مقالہ نگار نے ہماری خوشی کو بے جا ثابت کرنے کے لئے اس مقالہ میں بہت سعی فرمائی ہے لیکن ہمارا خدا جانتا ہے کہ اسکے باوجود ہماری خوشی کم نہیں ہوئی۔ ہمیں ان اعتراضات پر اعتراض نہیں ہے۔ جو آپ نے اپنی مخصوص احراری طرز بیان میں لپیٹ دیئے ہیں اور اس طرح ان کی ظاہر معقولیت کو بھی خود ہی مجروح کردیا ہے۔ کیونکہ اعتراضات کا جواب تو ہوسکتا ہے مگر ہمارے پاس احراری پن کا قطعاً کوئی جواب نہیں۔ کچھ بھی ہو "ایکے از ادارہ" صاحب نے ایک اچھی بات کی ابتدا کردی ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ اللھم زد فزد

خیر آج ہم نے ایک نہائت ضروری فیصلہ کے متعلق قلم اٹھایا ہے۔ جس کی بناء موقر مقالہ نگار کے یہ الفاظ ہیں:۔

"ہم نے نظریاتی اور واقعاتی اعتبار سے چند روشن حقائق پیش کئے تھے۔ احمدی احباب کا فرض تھا۔ کہ ان کی واقعیت سے یا انکار کرتے یا اقرار کرتے۔ اور اگر ان کی حیثیت محض تہمت سے زیادہ نہیں۔ تو ہم اپنے بیان کی تائید میں احمدیت کی ماضی اور حال کی تاریخ کے چند نمایاں اور گستاخ نقوش پیش کرتے۔ تاکہ عوام پر احمدیت کی "اسلام دوستی" اور ریاستی وفاداری" آشکار ہوسکتی۔ احرار کے متعلق احمدی احباب کے جو نظریات ہوسکتے ہیں۔ وہ کسی کی آنکھ سے اوجھل نہیں۔ احرار نے اس وقت تک پاکستان میں جو کردار ادا کیا ہے۔ اس کی معقولیت پر سوائے احمدی احباب کے اور کسی پاکستان کے فرزند کو اعتراض نہیں۔"

احرار نے اس وقت تک پاکستان میں جو کردار ادا کیا ہے۔ اس کی معقولیت کے متعلق کچھ عرض کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کیونکہ احرار نے اس وقت پاکستان میں جو کردار ادا کیا ہے۔ وہ پاکستان کے ہر فرزند کے سامنے ہے۔ اور ہر ایک اس کی معقولیت کو خوب سمجھتا ہے۔ ہماری حاشیہ آرائی محض تحصیل حاصل ہوگی۔ پھر ہم تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ اگر وہ کردار جو احرار نے ادا کیا ہے۔ اگر غیر معقول بھی ہو۔ اور پاکستان کے لئے مضر بھی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو معقول اور پاکستان کے لئے مفید کردے۔ ہم یہاں صرف احمدیت کی ماضی اور حال کی تاریخ کے چند نمایاں "اور گستاخ نقوش" پیش کرتے ہیں۔ اس لئے بھی کہ ہم علمائے کرام کی متفقہ رائے خود ہی پیش کردیں جن کی متفقہ رائے پر غور کرنے کی مقالہ نگار نے ذیل کے الفاظ میں اپیل کی ہے۔ کیونکہ خدا جانے مقالہ نگار کا مطلوبہ اسلامی قانون پاکستان میں نافذ ہو یا نہ ہو۔ اور ہو تو کب ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرکے احمدیت کے بارے میں علمائے کرام کی متفقہ رائے پر غور کرے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر مسلمانوں کو انتشار سے بچایا جائے۔"

اب آپ احمدیت کی ماضی اور حال کی تاریخ کے چند نمایاں اور گستاخ نقوش "ملاحظہ فرمائیں۔

نقش اول ـــ حکیم ملت ترجمان حقیقت شاعر مشرق علامہ اقبال

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔" (تقریر علی گڑھ مترجمہ مولانا ظفر علی خان)

نقش دوم ـــ مفکر احرار جناب چوہدری افضل الحق صاحب ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام ہند

"آریہ سماج کے وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہوچکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کردیا۔ مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہوگئی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہوکر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کی نشرو اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کرگیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں ص۴۲)

نقش سوم ـــ "ظفر الملت والدین" حضرت مولانا ظفر علی صاحب کا اخبار زمیندار

"مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار۔ کمر بستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کرکے دکھادی" (زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہائت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ دیوبند۔ فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں۔ جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آجکل مسلمانوں کا شعار ہوچکا ہے۔" (زمیندار ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

نقش چہارم۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب مرحوم (برادر مولانا شوکت علی صاحب مرحوم)

"ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کردی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء)

نقش پنجم ـــ مولانا سید جالب صاحب ایڈیٹر اخبار مشرق گورکھ پور

"اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں ہے۔ اور خالص اسلامی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔" (اخبار مشرق گورکھ پور ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء)

نقش ششم ـــ مولانا عبدالحلیم صاحب شرر

"احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی قوت و شان سے قائم رکھ کر اسکی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کے مٹانے کو آئی ہے۔ اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کے لئے اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی فرقہ اسلام کی سچی اور پُرجوش خدمت ادا کرتے ہیں۔ جو دوسرے مسلمان نہیں کرتے۔"

(رسالہ دلگداز بابت ماہ جون ۱۹۲۶ء)

ہم نے احمدیت کی ماضی اور حال کی تاریخ کے صرف چھ گستاخ "نقوش نمونۃً" پیش کئے ہیں۔ اگر معاصر کے "ایکے از ادارہ تحریر" چاہیں تو ہم ایسے نقوش کا ایک خداداد ڈھیر آپ کے سامنے لگا سکتے ہیں۔ لیکن اک اشک بھی بہت ہے اگر کچھ اثر کرے

وراثت کے متعلق اسلامی احکام

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل واقف زندگی)

(۱)

وراثت کا علم ایسا اہم علم ہے کہ اس کے مسائل سے ہر مسلمان کو واقف ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا میں جو شخص پیدا ہوتا ہے وہ ایک دن مرتا ہے اور پھر ایام زندگی میں اس نے کچھ نہ کچھ مال حاصل کیا ہوتا ہے۔ ہبہ کے ذریعہ سے یا کسب کے ذریعہ سے یا آباؤ اجداد کے ورثہ کے ذریعہ سے اور پھر مرنے کے بعد کسی کے ماں باپ زندہ ہوتے ہیں۔ کسی کے بھائی بہن کسی کے بیٹے بیٹیاں جو اس کے متروکہ مال کے مستحق ہوتے ہیں اور یہ استحقاق شریعت نے علیٰ قدر مراتب رکھا ہے۔ پس ہر شخص کو علم ہونا چاہیئے کہ اگر وہ کسی کا بھائی ہے تو اس کا کیا حصہ ہے اگر باپ ہے تو اس کا کیا حصہ ہے۔ اور جب وہ خود مرے گا۔ تو اسکے لواحقین کے کیا حقوق ہیں۔ اور کس قسم کی وصیت کر سکتا ہے۔ کس قسم کی نہیں۔ کن کن لوگوں کے حق میں وصیت کر سکتا ہے۔ کن کے حق میں نہیں۔ پس یہ مسائل ایسے ضروری ہیں کہ ان کا جاننا ہر مسلمان کے لئے مفید اور ضروری ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تعلّموا العلم وعلّموہا الناس وتعلّموا الفرائض وعلّموہا الناس۔ کہ علم کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اور علم وراثت کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ اسی طرح فرمایا تعلّموا الفرائض وعلّموہا الناس فانہا نصف العلم کہ علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ یہ علم دیگر علوم فقہ کے مقابلہ میں نصف علم کی حیثیت رکھتا ہے نیز بیہقی نے اور حاکم نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو فرائض کو اور سکھاؤ اسکو کیونکہ یہ نصف علم ہے اور یہی علم ہے کہ سب سے پہلے بھلایا جائے گا۔ اور سب سے پہلے جس علم کے متعلق میری امت میں جھگڑا ہوگا۔ وہ یہی علم ہے پس ان احادیث کی وجہ سے بھی اور ضرورت حال کی وجہ سے بھی میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وراثت کے متعلق تمام ابتدائی مسائل آسان پیرائے میں اخبار کے ذریعہ جماعت کے دوستوں تک پہنچاؤں وباللہ التوفیق

اس علم کو علم فرائض یا علم میراث کہتے ہیں فرض کے معنے لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہیں اور اسکو علم فرائض اسلئے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں خود حصے مقرر فرمائے ہیں اور قطع کئے ہیں۔ یعنی ہر ایک کے لئے حسب حالات حصے بانٹے ہیں۔ اور کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدین والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا (نساء) یعنی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصہ ہے اور ایسا ہی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ اور یہ حصہ ہمارا ٹھہرایا ہوا ہے (بانٹا ہوا ہے)

نیز اسکو علم میراث اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس علم کے ذریعہ سے میت کا متروکہ مال ورثاء میں صحیح طور پر تقسیم ہو سکتا ہے۔ اس علم کے حصول میں قیاس کو مطلق دخل نہیں ہے۔ بلکہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور اجماع امت پر اس کا دار ومدار ہے۔

زمانہ جاہلیت میں میراث عجیب طریق پر تقسیم ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص مر جاتا تھا۔ تو اس کا ورثہ اس کی اولاد اور آباؤ اجداد کو دیا جاتا تھا۔ مگر صرف انہیں لوگوں کو جو میدان جنگ میں جانے کے قابل ہوں بچے اور عورتیں اور لڑکیاں سب محروم کی جاتی تھیں۔ بعض اوقات دو آدمیوں کا آپس میں معاہدہ ہو جاتا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے رنج وغم میں شریک رہینگے۔ یہاں تک کہ تاوان بھی ایک دوسرے کا ادا کریں گے۔ تو وہ بھی ایک دوسرے کے میراث کے مستحق ہوتے تھے۔

بعض اوقات کوئی شخص کسی کے لڑکے کو اپنا لڑکا بنا لیتا تھا۔ اور اس کے مرنے کے بعد کل ترکہ اس لڑکے کے حصہ میں آ جاتا تھا لیکن احکام میراث کے نازل ہونے کے بعد اسلام نے ان تمام رسوم کو ترک کر دیا۔ احادیث اور تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت اوس بن ثابت انصاری رضؓ کا انتقال ہو گیا اور جن دو شخصوں کو وہ وصی بنا گئے تھے۔ انہوں نے حسب دستور جاہلیت ان کا مال ان کے چچا زاد بھائیوں خالد اور عرفطہ کو دیدیا۔ اور ان کی بیوی . . . اور بیٹیوں کو محروم رکھا۔ یہ روتی ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور معاملہ عرض کیا آپؐ نے حضرت اوس کی بیوی اور بیٹیوں کو تسلی دی اور فرمایا۔ دیکھو خدا تعالےٰ کیا فیصلہ فرماتا ہے۔ یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون اس سے اتنا معلوم ہو گیا کہ ترکہ مردوں ہی کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ عورتیں بھی مستحق ہیں۔ اس آیت کے نازل ہونے پر آپؐ نے اوس بن ثابت کے وصی سے کہلا بھیجا۔ کہ خدا تعالےٰ نے عورتوں کا بھی حصہ ترکہ میں سے مقرر فرمایا ہے مگر ابھی تک حصہ کی تعین نہیں ہوئی۔ ابھی مال کو بعینہٖ حفاظت سے رکھو۔ عنقریب کوئی حکم نازل ہوگا۔ اسی اثناء میں ایک اور واقعہ پیش آیا۔ کہ سعد بن ربیعؓ قبیلہ خزاج کے جلیل القدر انصاری صحابی شوال ۳ھ ہجری میں اُحد کی لڑائی میں بارہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ ان کی موت پر ان کے بھائی نے حسب رواج جاہلیت کل مال پر قبضہ کر لیا۔ بیوی اور بیٹیاں محروم رہ گئیں اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد لے کر آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ آرام سے گھر میں بیٹھو۔ اللہ تعالےٰ عنقریب اس کا فیصلہ فرمائے گا۔ چنانچہ کچھ صبر کرنے کے بعد وہ پھر روتی ہوئی حاضر ہوئیں۔ ان کے آنے پر وحی نازل ہوئی۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (الآیۃ) اس کی تعمیل میں آپؐ نے سعد بن ربیع کے بھائی کو کہلا بھیجا کہ اس مال میں سے $\frac{2}{3}$ لڑکیوں کو دے دو اور $\frac{1}{8}$ ان کی والدہ کو اور جو کچھ باقی بچے وہ تمہارا ہے۔ اسلام میں سب سے پہلی میراث یہی تقسیم ہوئی تھی اسی طرح آپؐ نے اوس بن ثابت کے ترکہ کی بھی تقسیم فرمائی۔

میراث کی شرائط

(ا) میراث کا استحقاق اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وارث اور مورث میں مندرجہ ذیل تعلقات میں سے کوئی ایک تعلق نہ ہو

۱۔ تعلق نسبی۔ یعنی وارث کو مورث کے ساتھ قرابت کا تعلق ہو۔

۲۔ تعلق سببی۔ یعنی وارث کو مورث کے ساتھ نکاح صحیح کا تعلق ہو (یعنی زوجیت کا تعلق)

۳۔ تعلق اعتاق۔ آزاد کرنے کا تعلق۔ کہ مورث کو وارث نے آزاد کیا ہو۔ اور اس آزاد شدہ غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نسبی نہ ہو۔ نہ ذوی الفرائض سے نہ عصبات نسبی سے۔ تو اس صورت میں اس کا مالک اسکے ترکہ کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ جسطرح باپ اپنے بیٹے کی زندگی کا باعث بنتا ہے۔ اسلئے اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث بنتا ہے۔ اسی طرح مالک اس غلام کی زندگی کا باعث بنتا ہے۔ جب کہ اس نے اس کو غلامی سے دنیا میں آزاد کیا۔ اسلئے اس کے مرنے کے بعد مالک بھی مندرجہ شرائط کی موجودگی میں اسکے ترکہ کا حقدار ہوتا ہے

۴۔ تعلق موالات:۔ یعنی وارث اور مورث کے درمیان عقد موالات ہوا ہو۔ اسطرح پر کہ ایک شخص جو کہ مجہول النسب ہے۔ دوسرے سے کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے۔ جب میں مر جاؤں۔ تو تو میرا وارث ہوگا۔ اور اگر کوئی خیانت کروں تو اس کا جرمانہ بھی تو ہی ادا کرے گا۔ اور دوسرا اسکو قبول کرے تو عقد ولاء صحیح ہو جائے گا لیکن اس میں سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ ایسا عقد کرنے والا مجہول النسب ہو۔ اگر وہ معلوم النسب ہو تو پھر یہ معاہدہ صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ جائز ورثاء کو محروم کرنے والا ہوگا جو درست نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔ انشاء اللہ

(نظارت دعوۃ وتبلیغ)

ایک مخیّر دوست کا ذکر خیر

مکرم مرزا برکت علی صاحب ملازم مسجد سلیمان (ایران) اپنے خسر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی خدمت کے علاوہ ان کی تحریک پر اسوقت تک درویشوں کی خدمت میں تقریباً دو صد روپیہ خرچ کر چکے ہیں جسکی تفصیل درج ذیل ہے (۱) ماہ رمضان المبارک کے بعد دس نفر روزہ رکھنے والوں میں بالخصوص باقیوں میں بالعموم ایک من دودھ اور پونے دو من جلیبیاں تقسیم کی گئیں (۲) عیدالاضحیہ پر تین بکرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز عبدالمالک صاحب مرحوم کی جانب سے ذبح کئے گئے (۳) ابا جان نے دو بکرے لنگر خانہ میں ہدیہ کے طور پر نیز ایک بکرا صدقہ کے طور پر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ملک صلاح الدین درویش دار المسیح قادیان)

قیامِ توحید اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

(خورشید احمد)

خلافت حقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے برحق خلفا صرف میری ہی عبادت کریں گے کسی غیر اللہ کو وہ کسی طور بھی اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔ گویا وہ توحید الٰہی کو قائم کرنیوالے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا وہ پرشوکت کلام جو مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ توحید الٰہی کو قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"

روح الحق سے مراد اللہ تعالیٰ کی توحید ہوتی ہے چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء میں یہی تصریح فرمائی ہے کہ:۔

"روح الحق توحید کی روح کو کہا جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اصل چیز خدا تعالیٰ کا وجود ہے باقی سب چیزیں اظلال اور سائے ہیں۔ پس روح الحق سے مراد توحید کی روح ہے" (الفضل ۲۷ فروری ۱۹۴۱ء)

گویا الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح الموعود کی اور قرآن مجید نے خلیفہ برحق کی یہ ایک ضروری علامت قرار دی ہے کہ وہ دنیا میں خالصۃً توحید الٰہی کا علمبردار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ یہ علامت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کے کسی ورق اور کسی گوشہ میں شرک کا خفیف سے خفیف شائبہ بھی ہمیں نظر نہیں آتا بلکہ یہی نظر آتا ہے کہ حضور ہمیشہ خفی سے خفی شرک سے بھی مجتنب رہے اور اپنے قول وفعل سے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی یہی سبق دیتے رہے کہ ؎

میں واحد کا ہوں دلدادہ اور واحد میرا پیارا ہے
گر تو بھی واحد بن جائے تو میری آنکھ کا تارا ہے

حضور کس شان کے توحید پرست ہیں اور کسطرح دنیا میں توحید کو قائم کرنے میں کوشاں ہیں اس کے لئے میں چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) بچپن سے ہی حضور کو توحید الٰہی کے ساتھ خاص تعلق رہا ہے چنانچہ ۱۹۰۶ء میں جبکہ حضور کی عمر صرف سترہ سال کی تھی آپ نے پہلی پبلک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے لئے حضور نے توحید کا موضوع ہی منتخب فرمایا۔ گویا حضور کی پبلک زندگی قیام توحید کی کوشش سے ہی شروع ہوئی۔ یہ تقریر کس شان کی تھی؟ اس کے متعلق انہی دنوں الحکم میں یہ سطور شائع ہوئی تھیں۔

"برج نبوت کا روشن ستارہ درج رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ رب الودود شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو اپنے پورے زور سے بہہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے"
(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۲) زبان سے تو ہر شخص توحید کا اقرار کرسکتا ہے مگر توحید پر حقیقی ایمان کا پتہ اس وقت چلتا ہے جبکہ ہر طرف سے مشکلات و مصائب کا ہجوم ہو۔ پریشانی تفکرات اور غم و اندوہ کے بادل منڈلا رہے ہوں امید کی کوئی شعاع نظر نہ آتی ہو۔ ان حالات میں جو انسان دنیا کی کسی طاقت سے مرعوب نہ ہو اور اپنی تمام امنگوں اور امیدوں کو پورے یقین کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی کے ساتھ وابستہ رکھے یقیناً ایسا شخص ہی حقیقی معنوں میں ہی موحد کہلا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں اس وقت تک اپنوں اور بیگانوں کی مخالفتوں اور مشکلات و مصائب کے بڑے بڑے نازک مواقع آ چکے ہیں۔ لیکن ہر موقعہ پر حضور نے ایمان باللہ کا اتنا عظیم الشان نمونہ دکھایا جو کم از کم موجودہ زمانہ میں یقیناً عدیم النظیر ہے۔ میں نمونۃً صرف دو مثالیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ یہ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت نازک وقت تھا۔ سلسلے کا خزانہ خالی تھا۔ اور وہ لوگ جو جماعت کے لئے بمنزلہ ستون خیال کئے جاتے تھے یہ دعویٰ کرتے ہوئے الگ ہو چکے تھے کہ جماعت کا ۹۵ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ لوگ پراپیگنڈا کے خوب ماہر تھے اور اپنی پوری کوشش حضرت امیر المومنین کے خلاف صرف کر رہے تھے۔ ایسی نازک گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان موحد بندہ جانگداز دلی اعلان کر رہا تھا کہ

"مجھے تسلی اور یقین ہے اور ذرا بھی اس میں وہم نہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مظفر و منصور کرے گا اور ضرور کریگا" (تقریر ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

"مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا ہے جس طرح پہلوں کو بنایا۔۔۔۔۔ یہ خدا کی دین ہے اور کون انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں مگر میرا خدا بڑا طاقت ور ہے۔ میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے۔۔۔۔۔۔ میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔ (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں" (۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۲) ۱۹۳۴ء میں احرار نے ملک کے تمام شرارت پسند عناصر کو اپنے ساتھ ملا کر اور حکومت کے ایک حصہ کی مدد کے ساتھ جماعت احمدیہ پر بہت بڑی یورش کی۔ مخالفت کا یہ طوفان اپنی نوعیت کے لحاظ سے اتنا شدید تھا کہ لوگ خیال کر رہے تھے کہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ لیکن عین اس وقت جبکہ یہ فتنہ زوروں پر تھا ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا:۔

"کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پرخطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دیگا۔ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں"
(خطبہ جمعہ از فاروق ۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

ذرا اندازہ لگائیے! مخالفتوں کی انتہائی نازک گھڑیوں میں ایمان اور یقین کی یہ کیفیت کتنے پاکیزہ قلب اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر کتنے محکم ایمان کی آئینہ دار ہے۔ کیا وثوق اور تحدی کے ساتھ اپنی کامیابی کا یوں اعلان کرنا بجز اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل ایمان کے ممکن ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے قلوب میں توحید کا جو بلند مقام پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مثال سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین قادیان میں ایک دفعہ ایک نظم شائع ہوئی۔ جس کے ایک شعر کا مضمون یہ تھا کہ "میں ہی نہیں بلکہ میری طرح اور بھی بہت سے محمود (حضرت امیر المومنین) کے پرستار ہیں"

جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر سے یہ نظم گذری تو حضور نے ایک مضمون "خذو التوحید۔ خذو التوحید یا ابناء الفارس" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا۔ اس مضمون میں حضور فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ لفظ (یعنی پرستار) دیکھ کر سخت صدمہ ہوا اور اب تک میرا دل اس تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ میں نے رسالہ کے منتظمین سے اس کی شکایت کی تو اسکول رسالہ کے نگران استاد نے یہ جواب دیا کہ لغت میں پسند کرنے اور قدر کرنے کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اول تو میں اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا۔۔۔۔ لیکن اگر بفرض محال اسے تسلیم بھی کر لیا جائے۔۔۔۔ تب بھی ایک سچے مومن کا فرض ہے کہ ایسے لفظ کو جو اصل میں عبادت کے لئے وضع ہوا۔۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص رکھے"

مضمون کے آخر میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"ہمارا سب سے قیمتی موتی خلیفہ نہیں مسیح موعودؑ بھی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں۔ ہمارا سب سے قیمتی موتی توحید پر ایمان ہے۔ کسی اور کی محبت خواہ کتنی ہی پاک کیوں نہ ہو۔ کتنی ہی دینی اور روحانی کیوں نہ ہو ہماری اس محبت پر غالب نہیں آنی چاہیئے۔ ہمیں اپنی توحید کی اس سے ہزاروں درجے بڑھ کر غیرت ہونی چاہیئے جتنی کہ ایک غیور شخص کو اپنے ننگ و ناموس کی"

بظاہر یہ ایک معمولی واقعہ نظر آتا ہے۔ لیکن قارئین غور فرمائیں کیا اس زمانہ کی مذہبی دنیا میں اس کی کوئی مثال مل سکتی ہے؟ زبانی لاف وگزاف تو ہر جگہ مل جائے گی۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر "فرزندانِ توحید" ہونے کے دعویدار تو بہت موجود ہوں گے لیکن عملی طور پر توحید الٰہی کے لئے غیرت کا یہ نظارہ سوائے ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے اور کہیں نظر نہ آئے گا۔ الحمد للہ!

غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی مقدس نے المصلح الموعود کے لئے اور قرآن مجید نے خلیفہ برحق کے لئے توحید الٰہی کو قائم کرنے کی جو علامت مقرر فرمائی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے پیارے آقا اور امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی میں پوری شان کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ الحمد للہ!

اعلان

جماعت احمدیہ کا مرکز جدید ربوہ متصل چنیوٹ میں تعمیر کیا جا رہا ہے۔ وہاں کے سیکرٹری صاحب کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی ضرورت ہے۔ پنشن یافتہ احباب جو اس کام کے اہل ہوں اپنے آپ کو جانیں درخواستیں دے سکتے ہیں۔ محکمہ تعمیرات کے اکونٹس کا تجربہ رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت طے کی جا سکتی ہے۔ درخواستیں بذریعہ ڈاک یا دستی نیچے لکھے ہوئے پتہ پر دی جائیں۔

محمد خورشید۔ سیکرٹری تعمیر
جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے سابقون الاولون کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ

کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے حضور دعا خاص کیلئے پیش ہوگی

دعائیہ فہرست میں نام شامل کرانے والے دوست اپنے وعدے ۳۱ مارچ سے قبل ادا فرمائیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست گذشتہ سالوں کے معمول کے مطابق ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا خاص کے لئے پیش ہوگی۔ اس لئے جو دوست حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء تک ادا فرمائیں۔ رقوم بذریعہ منی آرڈر۔ چیک۔ ڈرافٹ یا بیمہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ کو بھجوائی جائیں۔ مقامی سیکرٹریان جماعت کے پاس تاریخ مقررہ سے قبل جمع کرا دینے کی صورت میں صرف اطلاع آنے پر نام دعائیہ فہرست میں شامل کر لیا جائے گا۔

(خاکسار نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعاء

میرے والد کئی ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور اب بہت ہی نحیف و زار ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے خاص دعاؤں کے لئے درخواست ہے

(غلام حسین نیاز۔ فارن آفس۔ کراچی)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بوجہ ٹائیفائیڈ عرصہ آٹھ یوم سے سخت بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار نذر محمد ولد چوہدری محمد حیات مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہیرا ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میرے ماموں جان چوہدری محمد اسمٰعیل خالد ایک عرصہ سے گرفتار ہیں۔ ان کو اب عدالت نے عمر قید کی سزا دی ہے جس کی اپیل ہائی کورٹ کراچی میں کی گئی ہے۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے رہائی کے لئے دعا کریں۔

۴۔ مجھے چند ایک دنیاوی مشکلات کا سامنا درپیش ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(محمد اشرف احمدی۔ کلرک۔ پی۔ سی جی اے فارم گاگڑوی)

۵۔ میرا چھوٹا بھائی رانجھا عرصہ ۱۲ سال سے بیمار مبتلا ٹی بی ہے۔ باوجود متواتر علاج کرانے کے صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(میاں بخش گرگیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ)

۶۔ میرے والد صاحب چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم۔ اے لیکچرار عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار اعجاز احمد جڑانوالہ)

۷۔ مہمان جماعت احمدیہ کے مخلصین درویشان قادیان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہاں ان سے میں عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ درویشوں کے بیوی بچوں و دیگر اقربا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الباری بعمر آٹھ سال اٹھارہ دن سے بخار ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے

(امۃ اللطیف بنت میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان احاطہ سکول رتن باغ لاہور)

۸۔ میرے والد بزرگوار عبد الغفور خان صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن طبیعت تاحال علیل ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار عبد الحفیظ خان نیا دروازہ پشاور)

دعائے مغفرت

ڈاکٹر مرزا محمد جمیل بیگ صاحب آف پٹی حال بھائی پھیرو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ۱۳-۲-۴۹ کو فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

۲۔ عزیزہ سردار بیگم بعمر ۳۱ سال چند دن کی علالت کے بعد انتقال فرما گئی ہے۔ مرحومہ نہایت ہی مخلص احمدی اور موصیہ تھی۔ لجنہ اماء اللہ گکھڑ کی صدر تھیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار منشی احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ)

۳۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد حسین ۶-۲-۴۹ کو بعمر ۲۹ سال فوت ہو گیا ہے۔ مرحوم کے دو لڑکے اور ایک شیرخوار لڑکی اور بیوہ ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں

(محمد ابراہیم شاد احمدی مدرس مومن ضلع شیخوپورہ)

۴۔ خاکسار کی نانی اماں حضرت مریم بیگم صاحبہ زوجہ مولوی اللہ دتہ صاحب مرحوم صحابی و ہمشیرہ خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم جمونی پندرہ یوم بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائی جائے (امۃ الرشید بنت بابو محمد امین صاحب مرحوم کرین۔ ڈسٹرکٹ ۳ مکان نمبر ۹۸ سیالکوٹ)

شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از مرزا غلام حیدر صاحب بی اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ)

شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابہ میں سے تھے۔ بسلسلہ ملازمت عرصہ دراز تک نوشہرہ چھاؤنی میں مقیم رہے۔ پہلی دفعہ میری ان سے ملاقات ستمبر ۱۹۲۵ء میں ہوئی پھر بعد ازاں انہوں نے کئی سال میری موجودگی میں نوشہرہ میں گذارے۔ آپ نوشہرہ کنٹونمنٹ بورڈ میں ہیڈ کلرک تھے۔ اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ ادا کرتے رہے۔ جس میں وہ اپنی دیانتداری کی وجہ سے لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔ تمام افسر اور ماتحت اور پبلک کے لوگ اس وجہ سے خوش تھے۔ آج تک لوگ ان کو یاد کرتے ہیں۔ انگریزی زبان پر کافی عبور تھا اور اپنے کام کو نہایت عمدگی سے نباہتے تھے۔ بلکہ کئی لوگوں کے وہ استاد بنے۔ دفتری قانون کے نہ صرف خود پابند تھے بلکہ دوسروں سے بھی پابندی کراتے اور اس بارہ میں وہ کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اور اپنی رائے پر مستعدی سے قائم رہتے اصول کی پابندی ان کے ہر ایک کام میں نمایاں تھی۔ یہ عادت انہوں نے مذہبی تعلیم سے ہی حاصل کی تھی عقیدہ کے لحاظ سے آپ احمدی مسلمان تھے اور احمدیت کے اصولوں پر آپ سختی سے پابند تھے اور ہر ایک تحریک سلسلہ میں آپ خوب دلچسپی لیتے تھے۔ شروع شروع میں آپ ہی مقامی انجمن کے پریذیڈنٹ تھے اور سیکرٹری مال بھی۔ اور آپ ہی کے مکان پر احباب نمازیں بھی ادا کیا کرتے تھے۔ اور مہمان بھی وہیں اترتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں آپ ہمیشہ باقاعدہ اور پیش پیش رہتے تھے۔ جب تک نوشہرہ میں رہے ان کی صحت بہت عمدہ رہی اور آپ اپنی صحت کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ سیر و سیاحت کا بھی آپ کو شوق تھا۔ مچھلی کا شکار عموماً کیا کرتے تھے۔ جو شکار ملتا وہ خود بھی کھاتے اور دوستوں کو بھی کھلاتے۔ ریٹائر ہوتے وقت بھی ان کی صحت بہت عمدہ تھی۔ اور کافی کام کی ان کے اندر اہلیت موجود تھی۔ ملازمت سے فارغ ہو کر قادیان ہجرت کر کے چلے گئے جہاں انہوں نے کچھ جائیداد بھی بنائی اور بچوں کی شادیاں بھی کیں۔

آخری ایام زندگی میں ان کی صحت یکدم گر گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا تھا۔ مگر طبیعت میں کام کا جوش بدستور موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے۔

. . . . مرحوم کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے یہ چند سطور سپرد قلمبند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر مغفرت کرتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمادے (آمین)

شکریہ احباب

(از مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر)

میری بچی فریدہ عمر کے متعلق جب الفضل میں گذشتہ اتوار کو دعا کی تحریک بھیجی گئی تو اس وقت عزیزہ کی حالت ایسی تھی کہ زندگی کی بہت کم امید تھی۔

اتوار کی صبح ۴ بجے مجھے ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی سے ٹیلیفون موصول ہوا کہ فریدہ کی طبیعت بہت خراب ہے آپ آجائیں۔ میں پہنچا تو بچی منینجائٹس کی وجہ سے بے ہوش تھی۔ سانس اسقدر کمزور تھا کہ پانچ پانچ منٹ کے بعد کان لگا کر سنتے تھے۔ فریدہ کے پاؤں کی درید کاٹ کر سیلائن دیا۔ لمبر پنکچر کر کے ریڑھ کی ہڈی سے پانی نکالا گیا جو گندلا تھا اور اس میں پیپ موجود تھی۔ کرنل احمدی کی تجویز پر ایک نئی اور بیش قیمت دوا اسٹرپٹومائیسین (Streptomycin) کے انجکشن تین تین گھنٹے بعد شروع کئے گئے۔ خدا کی شان چھتیس گھنٹے بیہوش رہنے کے بعد بچی کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور اب بفضلہ بچی صحت کی شاہراہ پر ہے۔ گو جسم اسقدر دبلا ہو گیا ہے کہ جسطرح کے گو بیلنے میں پیر دیتے ہیں۔ لفٹننٹ کرنل ملک سے میں نے دریافت کیا کہ بچی کو کس دوا نے فائدہ دیا کہنے لگے دوا کا تو علم نہیں البتہ دعا کا کرشمہ ہے۔

احباب نے دعاؤں کے ساتھ میری بہت مدد کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تار اور خطوط کے ذریعہ احباب نے عیادت کی۔ لیڈی سر ظفر اللہ خان صاحب۔ بیگم محمود الحسن صاحب۔ بھابی زینب صاحبہ اور دیگر خواتین عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لائیں۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین نے خاص طور پر مجھ پر نوازشات فرمائیں۔ نواب عبد اللہ خان صاحب نے ہوش آنے کے بعد سب سے پہلے فریدہ کی حالت دریافت کی۔ صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب نے دعا کی تو الہام ہوا کہ صحت ہو جائیگی بچی کو خدا نے دوبارہ زندگی بخشی ہے الحمد للہ ابھی عزیزہ بہت کمزور ہے اور دعاؤں کی محتاج۔ احباب ازراہ کرم دعا جاری رکھیں۔ (عبد الوہاب عمر جودھا مل بلڈنگ لاہور)

سنجب میں یہودی فوجیں حرکت میں

لندن ۳۰ مارچ - جب کہ مشرق اردن کی بندرگاہ عقبہ میں برطانوی فوجیں پڑتی ہیں - یہودی فوجوں کی سنجب میں نقل و حرکت کو ایک "اعصابی جنگ" سے تعبیر کیا جا رہا ہے جو مشرق اردن اور اسرائیل کی صلح کی گفت و شنید پر اثر انداز ہونے کے لئے کی جا رہی ہے - اطلاع ملی ہے کہ لاریوں میں بھرے ہوئے یہودی - فوجی دستے برطانوی چوکیوں سے بیس میل کے فاصلہ پر بڑھ آئے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ برطانوی دستوں کو حکم دیدیا گیا ہے - کہ وہ فلسطین کی جانب سے فوجی پیش قدمی کا مقابلہ کریں

یہودی ذرائع بندرگاہ میں برطانوی دستوں اور ایک تباہ کن جہاز کی موجودگی کو مشرق اردن اور اسرائیل کے درمیان صلح کی گفت و شنید کی راہ میں "سب سے بڑی رکاوٹ" سے تعبیر کر رہے ہیں

یہودیوں کی طرف سے ان فوجوں کی موجودگی کی مخالفت سے یہ بات زیادہ واضح ہو گئی ہے کہ مشرق اردن اور برطانیہ کے درمیان معاہدے سے عربوں کو مقابلہ کرنے میں فائدہ پہنچا ہے - (رسٹادم)

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ امۃ الحی کے نکاح کا اعلان ایک ہزار روپیہ حق مہر کے عوض چوہدری مبارک خان صاحب سکنہ باڑ لکھن تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ نے بعد نماز ظہر بتاریخ ۴۹/۳/۱۴ کو [illegible] کیا - احباب جماعت و درویشان قادیان سے عاجزانہ التماس ہے - کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے صدق دل سے دعا فرمادیں :-

(خاکسار ایچ ایم مرغوب اللہ قلعہ شیخوپورہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں مندرجہ ذیل اشیاء کی یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے اکتیس ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء تک بہم رسانی کے ٹھیکہ کیلئے علیحدہ علیحدہ ٹینڈر مطلوب ہیں

(ا) اشیائے خوردنی اور ایندھن وغیرہ جس میں کوک کوئلہ بھی شامل ہے - مگر یہ سے ڈنگ اشیاء شامل نہیں -

(ب) دودھ - (ج) گھی خالص

(د) گوشت

(۲) ٹینڈر دینے والے کیلئے لازمی ہے کہ وہ ایسے کام میں مہارت اور تجربہ رکھنے کے علاوہ کام کی نگرانی خود کر سکے نیز اپنے تصرف میں اشیاء کے عین وقت پر مہیا کرنے کے ذرائع رکھتا ہو -

(۳) - ٹینڈر سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر میں ۲۶ مارچ ۱۹۴۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک یا بذریعہ پہلی ڈاک پہنچ جانے چاہئیں - یہ ٹینڈر ۲۸ مارچ ۱۹۴۹ء کو بوقت دس بجے کھولے جائیں گے - جو ٹینڈر دہندگان موقع پر حاضر ہونا چاہیں - ہو سکتے ہیں :-

(۴) سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پر سب سے کم نرخ والے یا کسی اور ٹینڈر کو منظور کرنے کی یا کسی ٹینڈر کو مسترد فرمانے کے وجوہات بتلانے کی پابندی عائد نہیں ہوتی -

(۵) ٹینڈروں کے فارم و شرائط و ضوابط مع فہرست اشیاء مطلوبہ سپرنٹنڈنٹ صاحب والٹن ٹریننگ سکول کے دفتر سے بقیمت ایک روپیہ فی سیٹ ۷ مارچ ۱۹۴۹ء سے ۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء تک صبح ۹ بجے سے چار بجے بعد دوپہر تک جب دفتر کھلا ہو - حاصل کئے جا سکتے ہیں -

(دستخط) ایم - اے - حمید

سپرنٹنڈنٹ والٹن ٹریننگ سکول

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور چھاؤنی

ٹینڈر نوٹس

گیس پلانٹ گیس فیکٹری مغلپورہ سے یکم اپریل ۱۹۴۹ء اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کے درمیان ریلیز کردہ By Product of Oil mixed with water کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں -

(۱) تقریباً پچیس گیلن ماہانہ سپلائی اکٹھی ہو گی -

(۲) اس وقت "By Product" کے تین سو گیلن منتقلی کیلئے تیار ہیں

(۳) مہر بند ٹینڈر ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کے روز سہ پہر کے تین بجے تک ڈویژنل آڈٹ آفیسر این - ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں - ٹینڈر لفافے پر Tender for Sale of By Product mixed with water لکھا ہوا ہو :-

(۴) ٹینڈر کے فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل سیکشن) این ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر سے دو روپے کی قیمت ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹینڈر داخل کرنے والوں کے لئے ساٹھ روپے بطور ضمانت چیف کمشنر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرنا لازمی ہے - رقم جمع کرانے کی رسید ٹینڈر کے ساتھ منسلک ہونی چاہیئے - ورنہ اس کے بغیر ٹینڈر پر غور نہیں کیا جائے گا - ٹینڈر نامنظور ہونے کی صورت میں ضمانت کی رقم واپس کر دی جائے گی :-

(۵) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو حق حاصل ہے - کہ وہ کسی بھی ٹینڈر داخل کرنے والے سے کنٹریکٹ کر لے یا کم سے کم ٹینڈر کو یا کسی اور ٹینڈر کو بھی بغیر وجہ بتائے نامنظور کر دے :-

ایس ایس ہاشم برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

این ڈبلیو - آر لاہور

مسز سروجنی نائیڈو کا انتقال

لکھنؤ ۲ مارچ:- آج صبح ۳ بجے ایشیاء کی مشہور خاتون، کانگرس کی مجلس عاملہ کی رکن اور یوپی کی گورنر مسز سروجنی نائیڈو حرکت قلب بند ہو جانے سے اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔

بستر مرگ پر آپ کی نگہداشت کے لئے صرف ایک نرس مستری بشرما موجود تھی۔ رات کے دس بجکر چالیس منٹ پر آپ نے اسے کہا۔

مجھے کچھ گیت سناؤ۔ افسوس ہے کہ میں تمہیں اتنی تکلیف دے رہی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ مجھ سے کوئی بات کرے یا کوئی مجھے مس کرے۔

نرس نے چند گیت گا کر سنائے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے کے قریب مسز سروجنی نائیڈو کو نیند آگئی۔ صبح تین بجے تک وہ سکون سے سوئی رہیں۔ لیکن اس کے بعد آنکھ کھلی۔ اور کھانسی کا دورہ شروع ہوا۔ چند منٹ کے اندر اندر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

مختصر حالات زندگی!

مسز سروجنی بنگال کے ایک ممتاز گھرانے میں ۱۳ فروری ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئی۔ آپ کے والد کا نام رگھوناتھ چٹو پادھیائے تھا۔ جو ایک کامیاب سائنسدان تھے۔ اور حیدر آباد دکن میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اسی ریاست میں آپ نے زندگی کا سفر شروع کیا۔ اور اس وقت کی ہندو معاشرت کو خیر باد کہہ کر والد کے ایماء پر انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ بارہ برس کی عمر میں مدراس یونیورسٹی سے میٹرک کیا۔

والد نے طبیعت کا یہ رخ دیکھ کر مزید تعلیم کے لئے سترہ برس کی عمر میں انگلستان بھیجدیا۔ میر محبوب علی خان والئی دکن نے وظیفہ مقرر کیا۔ جو آپ کو باقاعدگی کے ساتھ انگلستان پہنچتا رہا۔ آپ تین سال تک انگلستان میں رہیں۔ اور مختلف علوم کا مطالعہ کیا۔ بالخصوص ادبیات کا مطالعہ۔ جس نے آپ کی زندگی کو شعر و انشاء کی منبع پر ڈالا۔ حیدر آباد واپس پہنچیں تو وہ انگریزی ادبیات کی ہر صنف میں دسترس حاصل کر چکی تھیں۔ اور ان کا طائر تخیل شعر و سخن کی بلندیوں پر اُڑ رہا تھا۔

۱۸۹۸ء میں آپ کا عقد حیدر آباد کے ایک معروف ڈاکٹر گوبند راجلو نائیڈو سے ہو گیا۔ جو آپ کی طرح برہمن نہ تھے۔ اس شادی پر برادری میں کافی ہلچل ہوئی۔ لیکن آپ نے اس طوفان مخالفت کا خندہ استہزاء بلند کیا۔ اور اپنے اقدام سے پہلی دفعہ بہمنیت کے نسبی غرور کو صدمہ پہنچایا۔

گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون سے متاثر ہو کر ان کی ہمنوا ہو گئیں۔ اور پھر اپنی تمام زندگی اُن کی رفاقت میں بسر کر دی۔

پاکستانی عوام کا اپنی حکومت کے ساتھ تعاون

لاہور ۳ مارچ۔ وزیر بے محکمہ پاکستان کیمپ لاہور کی طرف سے حسب ذیل سرکاری اطلاع جاری ہوئی ہے حکومت پاکستان کے لئے یہ امر موجب اطمینان ہے کہ پاکستان کے اخبارات اور عوام پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خیر سگالی کی پالیسی میں سے تعاون کر رہے ہیں۔ کشمیر کمیشن کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء والی قرارداد میں جسے ہندوستان اور پاکستان کی دونوں حکومتوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ دوسرے امور کے علاوہ یہ بھی درج تھا کہ دونوں حکومتوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ دوسرے امور کے علاوہ یہ بھی درج تھا کہ دونوں حکومتیں نے تسلیم کر لیا ہے۔ دوسرے امور کے علاوہ یہ بھی درج تھا کہ دونوں حکومتیں سازگار فضا پیدا کرنے کے لئے اپنے اپنے عوام سے اپیل کریں۔

اس قرارداد کے مطابق حکومت پاکستان عوام اور اخبارات سے ایک بار پھر اپیل کرتی ہے کہ وہ دونوں حکومتوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رکھنے اور باہمی سمجھوتہ اور خیر سگالی کی فضا پیدا کرنے میں تعاون کریں۔"

پاکستان کا ڈپٹی ہائی کمشنر لاہور میں

کراچی ۳ مارچ۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ ہند مقیم جالندھر کے دفتر سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ میجر جنرل عبد الرحمن خاں ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان متعینہ ہند ۸ مارچ سے ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء تک ۲۴ ڈیوس روڈ لاہور میں ٹھہریں گے۔

مہاجرین اپنی جائدادوں کے متعلق جن میں مدفون دولت بھی شامل ہے۔ جنہیں وہ (مہاجرین) مشرقی پنجاب اور ریاستوں میں چھوڑ آئے ہیں امداد یا مشورہ کرنے کے لئے موصوف سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

جرمنی کے روسی علاقہ میں آلات کی ناجائز ترسیل

برلن ۳ مارچ۔ روسی علاقہ کی ۳۵۰ میل طویل سرحد کی حفاظت کرنے کے لئے برطانیہ جرمنی کے اپنے علاقہ میں ایک نئی پولیس فورس تیار کر رہا ہے۔ سرحدی کنٹرول کی اس جماعت میں پانچ ہزار افراد شامل ہوں گے۔ ان کا کام یہ دیکھنا ہو گا کہ روس کی برلن کی ناکہ بندی کی وجہ سے برطانیہ کے خلاف جو اقدام ہوئے ہیں ان کے جوابی اقتصادی اقدام سختی سے نافذ کئے جائیں۔ یہ قطعہ زمین دنیا میں سب سے زیادہ حفاظت والا علاقہ بن جائیگا اور ہر میل سے ۱/۲ ۳ گز پر پولیس کا ایک سپاہی مقرر ہو گا۔ اس راستہ سے روسی علاقہ میں انتہائی ضرورت کا سامان ناجائز طور پر روانہ کیا جاتا ہے۔ برطانوی علاقہ کی معمولی پولیس کے لئے اس کو روکنا بہت دشوار تھا۔ (اسٹار)

ہندوستان میں سکھوں کا مسئلہ

نیویارک ۳ مارچ۔ اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبون رقمطراز ہے کہ "ہندوستان کی تقسیم کی وجہ سے نسل عقیدہ اور زبان کی پیچیدگی پہلے کی نسبت اور زیادہ بڑھ گئی۔ آزادی کے ابتدائی ایام میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ ان میں ایک نمایاں عنصر سکھوں پر مشتمل تھا۔ اس وقت ان کی نزاع اپنے مسلمان ہمسایوں سے تھی اور اب ایک نمایاں اقلیت کی حیثیت سے وہ قطعی اکثریت کی ہندو حکومت کے خلاف سرگرمیاں کر رہے ہیں"

وہ مزید لکھتا ہے کہ "سکھ ہندومت کا ایک فرقہ ہیں اور ایک جنگجو قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے خصوصاً پنجاب میں بہت طاقت حاصل کر لی تھی جو اب ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو گیا ہے۔ اگرچہ ہندو اور سکھوں کے درمیان مذہبی اختلاف کم ہو رہا ہے لیکن وہ اب کسی نہ کسی وجہ سے پھر وسیع تر ہو گیا۔ سکھ جنگجو قوم ہے۔ اس کی فوجی روایات ہیں جو اس نے ہندوستانیوں اور انگریزوں کے خلاف اور برطانوی راج میں جنگیں کر کے قائم کی ہیں"

سکھوں کی اکثریت ہندوستانی حکومت سے تعاون کر رہی ہے۔ لیکن اکالی گروہ ایک الگ سکھ حکومت کے حق میں مظاہرہ کر رہا ہے یا وہ ہندوستان میں سکھوں کے لئے خصوصی مراعات حاصل کرنے کا خواہاں ہے اور یہ سکھوں کا رواج ہے کہ وہ جھنڈوں کے بجائے تلواروں اور کرپانوں سے مظاہرہ کرتے ہیں۔ (اسٹار)

یہودیوں کی طرف سے جنوبی فلسطین پر قبضہ کرنے کی کوشش

عمان ۳ مارچ۔ اسٹار کا نامہ نگار مقیم عمان رقمطراز ہے کہ یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ ۳۰ بکتر بند گاڑیوں پر مشتمل ایک یہودی دستہ عقابہ سے ۴۰ میل شمال مغرب میں فلسطینی علاقہ میں جنوب کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس اطلاع کے بعد لیجنیۃ العربیہ کا ایک طیارہ اقوام متحدہ کے فرانسیسی مبصر کو لے کر عقابہ کی جانب روانہ ہو گیا۔

جیسا کہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے اگر یہودی جنوبی فلسطین میں "پورے حقوق" قائم کرنا چاہتے ہیں تو وہ برطانوی "فوجی اڈہ" کے قریب جا پہنچیں گے جو معاہدہ ہو جانے کے بعد خلیج کے پار شرق اردن کی جانب کر دیا گیا ہے۔ معاہدہ کی شرائط کی رو سے اگر یہودی شرق اردن کی سرحد پر کوئی معاندانہ سرگرمی کرتے ہیں تو یہ اڈہ جوابی اقدام کا مجاز ہے نامہ نگار کی یہ رائے ہے کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ شرق اردن کے ساتھ عارضی صلح کے مذاکرات کی تیاری کے طور پر یہودی ایک مظاہرہ کریں گے۔ (اسٹار)

لنڈن ۳ مارچ۔ نقدی کے متعلق برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے درمیان معاہدہ کی ایک سال کے لئے توسیع ہو گئی ہے۔ اس کی رو سے نیوزی لینڈ ۱۲ کروڑ روپیہ رکھ سکتا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی برآمد میں اضافہ

لنڈن ۳ مارچ۔ اس سال لوہے اور فولاد کی مصنوعات کو برآمد کرنے کی برطانوی مقدار کو بڑھا دیا گیا ہے۔ اب اس کی قیمت گیارہ کروڑ ۳۸ لاکھ کی جگہ تیرہ ۱۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ ہو گی یہ مقدار ۱۹۳۸ء میں برآمد شدہ مقدار سے ۳۸ فیصدی زیادہ ہے۔ برآمد کی عام اوسط ۱۹۳۸ء سے ۵۵ فیصدی زیادہ ہے۔

(اسٹار)

پرتگال میں قحط کا خطرہ

لزبن ۳ مارچ۔ پرتگال ۱۸۴۲ء کے بعد شدید ترین امساک باراں کا سامنا کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس سال قحط کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور اگر آئندہ دو ماہ اور بارش نہ ہوئی تو قحط پڑنے کے علاوہ زرعی بیکاری بھی پھیل جائے گی۔ (اسٹار)

کراچی ۳ مارچ۔ پاکستان کے ہوائی بیڑے کے کمانڈر رفضا ئیہ پاکستان کے پہلے سرکاری دورے سے واپس آ گئے ہیں۔

جرمنی کا نیا قومی جھنڈا

لنڈن ۳ مارچ۔ مغربی علاقہ کے جرمن باشندے ایک نئے قومی جھنڈے کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہٹلر کے برسر اقتدار آنے سے قبل کے جھنڈے سے مشابہ ہے۔ جس پر سیاہ سرخ اور سنہری متوازی پٹیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک اور جھنڈے کا نمونہ سرخ ہے اور وسط میں سنہری سرے والا ایک سیاہ ستارہ بنا ہوا ہے۔ متعدد جرمنوں نے یونین جیک کی تجویز پیش کی ہے۔ جس کے رنگ برطانوی جھنڈے سے مختلف ہوں گے۔ (اسٹار)

دو فرانسیسی افسروں پر مقدمہ

پیرس ۳ مارچ۔ فرانس کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک فوجی عدالت میں سراغرسانی کے الزام میں دو فرانسیسی افسروں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان میں سے ایک کمیونسٹ پارٹی کا ممبر ہے۔ دوسرا فرانس کی روسی انجمن کا رکن ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان اور چلی کے تعلقات

نئی دہلی ۳ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات کو استوار کرنے کے لئے ہندوستان اور چلی کی حکومتیں سفارتی تعلقات کے قیام پر رضامند ہو گئی ہیں۔ (اسٹار)